نماز تہجد

جناب محمد اقبال قریشی ہارون آبادی

تہجد کے معنی | لفظ تہجد ہجود سے مشتق ہے۔ اور یہ لفظ دو متضاد معنی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنی سونے کے بھی آتے ہیں اور جاگنے کے بھی۔ چنانچہ حضرت حسن بصریؒ سے نماز تہجد کی یہ تعریف منقول ہے۔ قال الحسن البصری ھو ما کان بعد العشاء ویحمل علی ما کان بعد النوم (تفسیر ابن کثیرؒ) یعنی حسن بصریؒ فرماتے ہیں، کہ نماز تہجد ہر اس نماز پر صادق ہے۔ جو عشاء کے بعد پڑھی جائے۔ البتہ تعامل (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام) سے اسکو کچھ نیند کے بعد محمول کیا جائے گا۔

غرض نماز تہجد کے لئے بعد النوم ہونا شرط نہیں۔ کیونکہ قرآن عزیز میں ہے۔ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ تفسیر مظہری میں اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ رات کے کچھ حصے کو نماز کیلئے سونے کو ترک کر دو خواہ سونے کے بعد جاگ کر خواہ شروع ہی میں نماز کیلئے نیند کو موخر کر دو۔ لیکن عموماً مفہوم تعامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحضرات صحابہ کرامؓ کے آخر رات میں بیدار ہو کر نماز پڑھنے کا ہے اس لئے یہ صورت افضل ہو گی۔ (تفسیر معارف القرآن از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہٗ)

تہجد کی نماز ابتدائے نبوت میں فرض تھی | وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ق عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ (بنی اسرائیل آیت ۷۹) اور کسی قدر رات کے حصے میں بھی سو اس میں تہجد پڑھا کیجئے جو کہ آپ کیلئے زائد چیز ہے۔ امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں جگہ دیگا حضرت حکیم الامت تھانویؒ اس آیت کے فوائد میں لکھتے ہیں، تہجد پہلے سب پر فرض تھا[1]۔ پھر امت سے

---

[1] اس وقت یہ آیات نازل ہوئی تھیں۔ يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝ (سورہ مزمل آیت ۱ تا ۳)

فرضیت منسوخ ہوگئی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں دو قول ہیں ایک یہ کہ آپ پر فرض رہا تھا۔ اخرجہ ابن ابی حاتم عن الضحاک قال نسخ قیام اللیل الاعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن ابن عباسؓ انہ قال فی ذلک۔ یعنی خاصۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بقیام اللیل وکتب علیہ۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ آپ پر بھی فرض نہ رہا تھا۔ اخرجہ ابن جریر عن مجاھد۔ یہ سب روائتیں در منثور میں ہیں قول اول پر نافلۃ کے معنی لغوی ہوں گے یعنی فریضۃ زائدۃ لک۔ اور تطبیق دونوں میں اس طرح ہوسکتی ہے کہ اول نسخ صرف امت کے لئے ہوا۔ پھر آپ کے لئے بھی ہوگیا۔ (تفسیر بیان القرآن ج ۱۲ ص ۵۷)

تہجد کی فضیلت احادیث طیبہ کی روشنی میں

وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّہٗ دَاْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَھُوَ قُرْبَۃٌ لَکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ وَمُکَفِّرَۃٌ لِلسَّیِّاٰتِ وَمَنْہَاۃٌ عَنِ الْاِثْمِ۔ (رواہ الترمذی) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنے اوپر رات کے قیام (یعنی تہجد) کو لازم پکڑو کیونکہ وہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ (چلا آتا) ہے اور تم کو تمہارے رب سے قریب کرنے والا ہے اور گناہوں کو مٹاتا ہے اور بری بات سے روکتا ہے۔ (ترمذی) نیز ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: یَا عَبْدَ اللّٰہِ لَاتَکُنْ مِثْلَ فُلَانٍ کَانَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ فَتَرَکَ قِیَامَ اللَّیْلِ۔ (متفق علیہ) اے عبداللہ فلاں شخص جیسا نہ ہونا کہ وہ رات کو اٹھتا تھا۔ پھر اس کو ترک کر دیا۔ (بخاری ومسلم) یعنی ہمیشہ پابندی سے تہجد پڑھتے رہو۔ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا ۔۔۔ ان احادیث میں بیان کردہ فضیلت کے پیش نظر ہر مسلمان کو حرص کرنی چاہیئے کہ وہ تہجد کا عادی بن جائے۔

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کی حکایت ۔۔۔ نماز تہجد کا لطف بیان نہیں ہوسکتا

سنجر کے بادشاہ ملک نیمروز نے ایک مرتبہ سیدنا حضرت جیلانیؒ کو خط لکھا کہ میں ملک نیمروز کا ایک حصہ آپ کو خرچ خانقاہ کے لئے دینا چاہتا ہوں۔ تو آپ نے جواباً تحریر فرمایا ؎

چوں چتر سنجری رخ بختم سیاہ باد | در دل ہوس اگر ملک سنجرم
زانکہ یافتم خبر از ملک نیم شب | من ملک نیمروز بیک جو نمے خرم

؎ یعنی اگر میرے دل میں تیرے ملک کی ہوس ہو تو میرا بخت سیاہ رو ہو جائے، جیسا تیرا چتر سیاہ ہے۔ جب سے مجھے نیم شب (تہجد) کی بادشاہت ملی ہے۔ میں اس وقت سے ملک نیمروز ایک جو کے بدلے میں نہیں خریدنا چاہتا۔

واقعی تہجد کی لذت بیان نہیں کی جاسکتی ـــ ع ذوقِ ایں بادہ نیابی کہ تانہ چشی

اسی لئے ارشادِ ربانی ہے۔ وَكَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ۔ بعض عارفین نے اس کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ وہ نمازِ تہجد کی لذت سے استغفار کرتے تھے کہ شاید ہم اس لذت کے لئے تو تہجد نہیں پڑھتے۔ کیونکہ تہجد تو صرف رضا الٰہی کیلئے پڑھنی چاہیئے

نمازِ تہجد کی تعدادِ رکعات | تہجد کی رکعات بالاتفاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول و ماثور ہیں۔ اور وہ زیادہ سے زیادہ مع الوتر تیرہ (۱۰+۳) اور کم سے کم سات مع الوتر (۴+۳) ہیں ـــ (خیر المصابیح فی عدد التراویح صـ۱)

بخاری کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اکثر معمول ۸ رکعت تہجد پڑھنے کا تھا۔ اس لئے زیادہ عادت آٹھ رکعت کی رکھنی چاہیئے۔ لیکن وقت کم ہو تو چار اور بالکل کم ہو تو دو رکعت پڑھ لے۔ شوق اور وقت زیادہ ہو تو زائد بھی پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ :- اگر کوئی شخص اول شب میں بعد عشاء چار یا آٹھ رکعت بہ نیت تہجد پڑھ لے اور آخر شب جاگ آجائے تو بھی نوافل بہ نیت تہجد پڑھ سکتا ہے۔ کیونکہ ایک روایت سے فعلاً بارہ سے زیادہ مگر محدود اور قولاً غیر محدود رکعات تہجد ثابت ہیں۔ یعنی رکعات تہجد کی کوئی ایسی حد نہیں جسکی بعد کی نماز کو تہجد نہ کہا جائے۔ (تفصیل کیلئے دیکھئے بوادر النوادر جلد ۱ صـ۱۰۳)

نمازِ تہجد کے اٹھنے کیلئے ظاہری اسباب | حجۃ الاسلام حضرت امام غزالیؒ نے نمازِ تہجد کے لئے بیدار ہونے کیلئے چار اسباب ظاہری بیان فرماتے ہیں۔ ۱ـ کھانا بہت نہ کھائے اس سے بہت پانی پیئے گا، اور نیند بہت آئے گی۔ ۲ـ دن کو اپنے اوپر ایسے مشقت کے کام نہ ڈالے جس سے تھک کر چور ہو جائے ۳ـ آدھ بیٹھے سست پڑ جائیں اس سے نیند بہت آتی ہے۔ ۴ـ دن میں گناہ بہت نہ کرے اس سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ اور گناہ سامان رحمت اور بندہ کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ (احیاء العلوم الدین)

باطنی اسباب | احیاء العلوم میں حضرت غزالیؒ نے تہجد کے اٹھنے کے لئے بھی اسباب باطنی چار ہی بیان فرمائے ہیں۔ ۱ـ اپنے دل کو بدعتوں اور فضول تردداتِ دنیاوی سے پاک رکھنا۔ ۲ـ جینے کی توقع کم رکھنا کیونکہ جب آخرت کی ہولناکیوں اور دوزخ کے طبقات کو سوچے گا تو اس کی نیند اڑ جائے گی۔ ۳ـ نمازِ تہجد کی فضیلت میں جو آیات و اخبار و آثار مذکور ہیں معلوم کر کے توقع اور شوقِ ثواب کو مستحکم کرنا۔ ۴ـ حق تعالیٰ سے محبت سب تعلقات پر غالب رکھنا کیونکہ جب اس کے ساتھ محبت ہو گی تو اس کے خلوت کو بھی پسند کرے گا۔ اور مناجات کو بھی۔ (جو صرف تہجد میں میسر ہوتی ہے)

<u>اغلاط العوام</u> | یعنی ایسے مشہور مسائل جو دراصل مسائل نہیں ہے

سرِ نہاں کہ عارف و زاہد بہ کس نہ گفت
در حیرتم کہ بادہ فروش از کجا شنید

مسئلہ :- بعض کا خیال ہے کہ تہجد کے بعد سونا نہ چاہیئے ورنہ تہجد جاتا رہتا ہے۔ سو اسکی کوئی اصل نہیں اور بہت آدمی تہجد سے اسی وجہ سے محروم ہیں کہ صبح تک جاگنا مشکل ہے اور سونے کو ممنوع سمجھتے ہیں، سو جان لینا چاہیئے کہ سو رہنا بعد تہجد کے درست ہے۔ (اغلاط العوام فی باب الاحکام مبوّب ج۹)

مسئلہ :- بعض لوگ رات کو اتنا جاگتے ہیں کہ بعض دفعہ فجر کی جماعت سے رہ جاتے ہیں۔ اس لئے اتنا نہ جاگنا چاہیئے کہ فجر کی نماز نیند کے غلبہ سے رہ جائے۔ سلیمان بن ابو حشم بھی ایک مرتبہ رات بھر جاگنے کے سبب بہ غلبہ نیند نماز فجر سے رہ گئے تھے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے ان کی والدہ سے فرمایا تھا: لَاَنْ اَشْهَدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَقُوْمَ لَیْلَةً (موطا امام محمدؒ) یعنی میرے نزدیک صبح کی نماز باجماعت پڑھنا ساری رات عبادت کرنے سے بہتر ہے۔

<u>نماز تہجد کی کیفیت</u> | حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معمول تھا کہ وہ تہجد کی پہلی دو رکعتیں ہلکی اور قراءت سے پڑھتے۔ پھر قراءت، رکوع و سجود سب طویل ہوتا، یہاں تک کہ بعض مرتبہ گمان ہوتا کہ روحِ مبارک شاید پرواز کر چکی ہو۔

یا اللہ ہم سب کو اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ محبوب نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور اس نماز پر مداومت اور استقامت بخش۔ آمین ے

الٰہی ہمیں کر دے ان بندوں میں شامل
کہ اشکِ سحر گاہ جن کا وضو ہے

خوبصورت اور دیدہ زیب مطبوسات کے لئے
ہمیشہ یاد رکھیئے
الیف پی ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ جہانگیرہ روڈ
(نوشہرہ) فون نمبر ۱۰۱ ، ۱۶۷
تار :- FPTEX اللہ بخش کالونی